| سبق نمبر | سبق کا عنوان | ماڈیول نمبر |
|---|---|---|
| 9 | عصری ہندوستانی فن | 3 |

## مختصر تعارف

- عصری فن کی شروعات مغل سلطنت کے زوال اور ہندوستان کے قدیم اور وسطی فن کے دور خاتمے کے بعد ہوئی تھی۔
- جرمن اظہاریت ، یا باطن نگاری، مکعبی (Cubism)، تیز رنگوں کا استعمال ، وادائیت اور مافوق الحقیقت نے ہندوستانی مصوروں جیسے راجہ روی ورما، ابندر ناتھ ٹیگور، امرتا شیر گل، ربندر ناتھ ٹیگور، جیمنی رائے پر اثر ڈالا۔
- مغربی تکنیک اور ہندوستانی روحانیت کا ایک اتحاد ہندوستانی فن کا جوہر بن چکا تھا۔
- جہاں بعض فنکار مغربی طرز کا تجربہ کر رہے تھے وہیں دیگر جیسے بینود بہاری مکھرجی، رام کنکر وج نے جاپانی فن اور لوک فن کو ہندوستانی رنگ میں رنگا۔

9.1

بھنور

تفصیلات

عنوان: بھنور یا گرداب

فنکار: کرشن ریڈی

ذریعہ: کاغذ پر کندہ کاری

دور 1962

سائز: 37cms×49.5

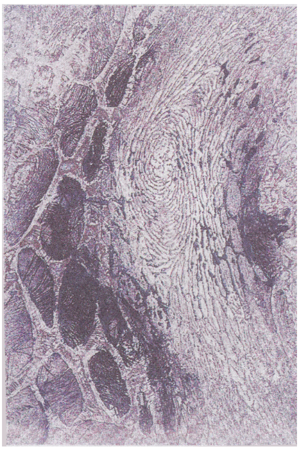

## پینٹنگ کی قدر شناسی

- یہ کرشنا ریڈی کی ایک شاہکار فن ہے۔
- کندہ کاری عمل میں انجام دیا گیا ہے۔
- بھنور کی پینٹنگ میں فنکار نے جانی بچانی اشیاء سے نئی شکل کی تخلیق کی ہے اور انھیں تجریدی طرز دی ہے۔
- پینٹنگ میں دکھایا گیا ہے کہ ہر چیز کائناتی بھنور میں کھو جاتی ہے۔

## پینٹنگ کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ بڑھایئے

- وہ ایک نہایت مشہور چھاپے تیار کرنے والے تھے۔
- وہ کلا بھون، وشو بھارتی، شانتی نکیتن کے طالب علم تھے۔
- مجسمہ سازی کے ان کے ابتدائی تجربے نے چھاپوں میں ریلیف قسم کے کندہ کاری اثرات کو سمجھنے میں ان کی مدد کی۔

## خود کی جانچ کیجیے۔

9.1.1 بھنور میں کرشنا ریڈی کے ذریعہ چھاپہ تیار کرنے کی کس تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے؟

9.1.2 اس پچھلے تجربے کی صراحت کریں، جس سے کرشنا ریڈی کو چھاپوں میں ریلیف (ابھرواں) قسم کے کندہ کاری اثرات کو سمجھنے میں مدد ملی۔

جواب

9.1.1 کندہ کاری

9.1.2 مجسمہ سازی

9.2

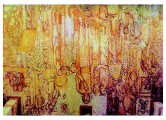

عہد وسطیٰ کے سنت

عنوان: عہد وسطیٰ کے سنت

فنکار: بنود بہاری مکھرجی (1904 تا 1980)

دور: 1947

ذریعہ: فرلیسکو بوونو

ذخیرہ: ہندی بھون، وشو بھارتی، شانتی نکیتن کی دیوار پر جداری نقش

پینٹنگ کی قدر شناسی

- عہد وسطیٰ کے سنت ایک جداری نقش ہے، جسے شانتی نکیتن کے ہندی بھون کی دیوار پر پینٹ کیا گیا ہے۔
- اسے فرلیسکو بوونو تکنیک میں انجام دیا گیا ہے، جس کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف مذاہب کے سنتوں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔
- تصویروں کی طوالت ان کی روحانی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی تصویریں عام لوگوں کی عکاسی کرتی ہے۔

فنکار بنود بہار مکھرجی کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ کو بڑھائیے

- وہ مشہور مکتب بنگال کے مصور نندلال بوس کے طالب علم تھے۔
- انھیں فطرت اور اس کی خوبصورتی سے محبت تھی۔
- انھوں نے جاپان سے زمینی مناظر کا فن سیکھا۔
- انھوں نے جاپانی فنکاروں کی طرح نہایت سادہ اور معقول خطوط کا استعمال کیا۔
- ان کی نظر بچپن سے کمزور تھی اور اپنی زندگی کے بعد کے دور میں پوری طرح اندھے ہو چکے تھے۔

خود کی جانچ کیجیے

9.2.1 عہدِ وسطیٰ کے سنتوں میں کن تصویروں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

9.2.2 فنکار بنود بہاری نے زمینی مناظر کا فن کہاں سے سیکھا؟

جواب

9.2.1 مختلف مذاہب کے فرقوں سے

9.2.2 جاپان

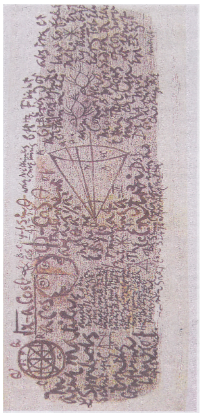

9.3

الفاظ اور علامات

تفصیلات

عنوان: الفاظ اور علامات

فنکار: کے۔سی۔ایس پانیکر (1911-1977)

ذریعہ: بورڈ پر روغن

دور: 1965

سائز: 43×124cms

## پینٹنگ کی قدر شناسی

- یہ کے۔سی۔ایس۔پانیکر کے ذریعہ الفاظ و علامات کے سلسلوں سے لی گئی ایک بہت مشہور پینٹنگ ہے۔
- اس پینٹنگ میں جگہ کو خطاطی سے ڈھکا گیا ہے۔
- ریاضیاتی علامات، عربی اعداد، رومن اور ملیالم تحریر کا استعمال ڈیزائن بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔
- یہ پینٹنگ تانترک علامتی ڈائیگراموں کے ساتھ زائچہ جیسی دکھائی دیتی ہے۔
- پینٹنگ میں رنگ برائے نام کردار نبھاتے ہیں۔

## آرٹسٹ کے سی ایس پانیکو کے بارے میں اپنی سوجھ بوجھ چاہیے

وہ جنوبی ہندوستان میں عصری فن تحریک کے ایک انتہائی بااثر علمبر ار تھے۔

وہ فن کے مدداس اسکول میں بنگالی مکتب فکر کے ڈی پی۔وائے چودھری کے شاگرد تھے۔

ان کا حقیقت پسندی سے جیومترائی طرز تک کسی مراحل سے گزرا۔

انہوں نے چنئی کے قریب ہندوستان میں فنکاروں کا چلا گاؤں قائم کیا۔جس کے نام ''جوار مندلم'' تھا۔

## خود کی جانچ کیجیے

9.3.1 ڈیزائن بنانے کے لیے کے۔سی۔ایس پانیکر کے ذریعہ استعمال علامات، اعداد، تحریر کی صراحت کیجیے۔

9.3.2 کے۔سی۔ایس۔پانیکر کی مصوری میں رنگوں کے کردار کی شناخت کیجیے۔

9.3.3 کے۔سی۔ایس پانیکر کے ذریعہ مرتب پہلے فنکار گاؤں کے نام کی وضاحت کیجیے۔

## جواب

9.3.1 ریاضیاتی علامت، اعداد، رومن، ملیالم رسم تحریر۔

9.3.2 رنگ پینٹنگ میں برائے نام کردار ادا کرتا ہے۔

9.3.3 چولا منڈلم

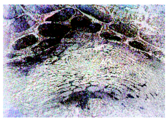

9.4

سرخ رنگ میں زمینی منظر

تفصیلات

عنوان: سرخ رنگ میں زمینی منظر

فنکار: ایف۔این سوزا (1924 تا 2002)

ذریعہ: روغن

دور: 1961

سائز: 78.7×132.1cm

ذخیرہ: جہانگیر نکلسن میوزیم

## پینٹنگ کی قدر شناسی

- یہ ایک شہر کا منظر ہے، جہاں فنکار نے ایک شہر کی عکاسی کرنے کی کوشش کی ہے، جو ایک کنکریٹ جنگل جیسا دکھائی دیتا ہے۔
- خطوط کا خطاطی کی شکل میں استعمال کو رنگوں کے ساتھ عمدہ طور پر مرتب کیا گیا ہے۔
- ہرے رنگ کے کچھ چھینٹوں کے ساتھ سرخ رنگ غالب ہے۔
- اس پینٹنگ میں کسی تناظر کے اصول کی پابندی نہیں کی گئی ہے۔

### پینٹر کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ بڑھائیے

- 1947 میں ترقی پسند فنکار گروپ کی تشکیل کرنے والے وہ ایک نوجوان مصور تھے۔
- انھوں نے اپنی پینٹنگ کی ہر قسم کی مذہبی اور سماجی اوہام پرستی کے خلاف احتجاج کیا۔
- انھیں مابعد تاثریت اور جرمن اظہاریت پسند (باطن نگار) سے بھی کافی تحریک ملی تھی۔

### خود کی جانچ کیجیے

9.4.1 'سرخ رنگ میں زمینی منظر' کی ایف این سوزا کی پینٹنگ میں ان کے ذریعہ کی گئی شہر کے منظر کی عکاسی کی وضاحت کیجیے۔

9.4.2 ان مصوروں کے نام بتایئے، جو ایف۔ این۔ سوزا پر کافی متاثر کیا۔

### جواب

9.4.1 کنکریٹ جنگل

9.4.2 پکاسو اور ماتسے

### کیا آپ جانتے ہیں؟

- عصری فن کی شروعات ہندوستان میں برطانوی حکومت کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔
- راجہ روی ورما، ابندرناتھ ٹیگور، امرتا شیر گل، ربندرناتھ ٹیگور، جیمنی رائے عصری ہندوستان کے پیش رو تھے۔
- نوجوان فنکار مغربی تحریک فن سے زیادہ متاثر تھے۔
- جرمن اظہاریت (باطن نگاری)، مکعبی، تیز رنگوں کا استعمال، دادائیت مافوق الحقیقت کا بھی ان ہندوستانی مصوروں پر زبردست اثر پڑا تھا۔
- ان ہندوستان فنکاروں نے ہندوستانی روحانیت کے ساتھ ہندوستانی شناخت کو برقرار رکھنے کی اپنے جدوجہد کو جاری رکھا۔